سنن رواتب کے احکام ومسائل

إعداد:

عبد اللّٰہ بن زعل العنزي

ترجمه:

عبد الرحمن فيض اللّٰہ

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الأمين، وعلى آله وصحبه أجمعين...

أما بعد:

بیشک یہ اللہ سبحانہ وتعالی کی حکمت اور اپنے بندوں کے ساتھ رحمت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے ہر واجب عبادت کا اسی کی جنس سے نوافل بھی مشروع کیا تاکہ فرائض میں نقص واقع ہونے کی صورت میں نوافل سے اسے پورا کیا جاسکے۔

سنن رواتب (سنت مؤکدہ) نماز کی افضل نوافل میں سے ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر ہمیشگی برتی ہے اور حضر میں (گھر پہ رہتے ہوئے) اسے کبھی بھی ترک نہیں کیا ہے۔اس عبادت کی اہمیت اور دن میں ہر فرض نماز کے ساتھ بار بار اس سے سابقہ پڑنے کے پیش نظر میں چاہتا ہوں کہ اس (سنن رواتب)

کے کچھ احکام و مسائل اختصار کے ساتھ بیان کروں:

- **سنن رواتب (سنت مؤکدہ) کی فضیلت:**

سنن رواتب کی عموما فضیلت کے متعلق ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث وارد ہے کہتی ہیں: سمعتُ رسول اللّٰہ ﷺ يقول: مَن صلَّى اثنتَي عشرةَ ركعةً في يومٍ وليلةٍ؛ بُنِي له بهن بيتٌ في الجنة.

ترجمہ: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ: جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت (نفل) نماز ادا کی اس شخص کے لئے ان کے بدلے میں جنت کے اندر گھر بنایا جاتا ہے، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تب سے انہیں کبھی ترک نہیں کیا، عنبسہ نے کہا جب سے میں نے ام حبیبہ سے یہ سنا تب سے انہیں کبھی ترک نہیں کیا، عمرو بن اوس نے کہا جب سے میں نے عنبسہ سے یہ سنا

تب سے انہیں کبھی ترک نہیں کیا، نعمان ابن سالم نے کہا جب سے میں نے عمرو بن اوس سے یہ سنا تب سے انہیں کبھی ترک نہیں کیا۔[مسلم: 728]

فجر کی دو رکعت سنت کی فضیلت کے تعلق سے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکعتَا الفجرِ خيرٌ من الدُّنيا وما فيها.ترجمہ: فجر کی دو رکعت (سنت) دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے،ایک دوسری روایت میں ہے: لهُما أحبُّ إليَّ من الدُّنيا جميعًا.ترجمہ: یہ (فجر کی) دو رکعت (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔[مسلم: 725]

فجر کی دو رکعت سنت، مؤکدہ ترین سنت ہے انہیں اللہ کے رسول ﷺ سفر اور حضر کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

ظہر کی سنن رواتب (سنت مؤکدہ) کی فضیلت کے متعلق ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَن حافَظَ على أربعِ رَكعاتٍ قبلَ الظُّهرِ وأربعٍ بعدَها حُرِّمَ على النَّارِ.

ترجمہ: جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں اور بعد کی چار رکعتوں کی پابندی کرے گا۔ اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی۔ [ابو داود: 1269، ترمذی: 428، نسائی: 1814، ابن ماجه: 1160]

- **سنن رواتب (سنت مؤکدہ) کی تعداد:**

مذکورہ بالا ام حبیبہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سنن رواتب کل بارہ رکعت ہیں۔ ترمذی اور نسائی میں ان (بارہ رکعت) کی تفصیل موجود ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من ثابرَ على اثنتي عشرةَ رَكعةً في اليومِ واللَّيلةِ دخلَ الجنَّةَ أربعًا قبلَ الظُّهرِ، ورَكعتينِ بعدَها، ورَكعتينِ بعدَ المغربِ، ورَكعتينِ بعدَ العشاءِ، ورَكعتينِ قبلَ الفجرِ.

ترجمہ: جو بارہ رکعت سنت پر مداومت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے

لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا: چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔[ترمذی: 414، نسائی: 1794]

- **فجر کی سنت مؤکدہ میں تلاوت:**

أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: أَنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قرأ في ركعتَي الفجرِ: قُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ، وقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ. **ترجمه:** رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعت (سنت) میں "قُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ" اور "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" پڑھتے تھے۔[مسلم: 726]

سعید بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: أن رسولَ اللّهِ ﷺ كان يقرأ في ركعتَي الفجرِ في الأُولى منهما: قُولُوا آمَنَّا بِاللّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا [البقرة: 136] الآية التي في البقرة، وفي الآخرة منهما: آمَنَّا بِاللّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ. [آل عمران: 52] **ترجمه:** رسول اللہ ﷺ سنت فجر کی پہلی رکعت میں

"قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا" [البقرة: 136] اور دوسری رکعت میں "آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ" [آل عمران: 52] پڑھتے تھے۔ [مسلم:727]

- **مغرب کی سنت مؤکدہ میں تلاوت:**

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ما أحصي ما سمِعتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ: يقرأ في الرَّكعتَيْن بعد المغربِ: «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» و «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ». **ترجمہ:** میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی بار رسول اللہ ﷺ کو مغرب کے بعد کی دونوں رکعتوں میں «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» اور «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» پڑھتے سنا۔ [ترمذی:431، ابن ماجه: 1166]

- **ظھر سے پھلے کی چار رکعت (سنت مؤکدہ) ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یا دو سلام سے:**

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سنن رواتب (سنت مؤکدہ) میں سلام ہے یعنی ایک شخص چار رکعت سنت مؤکدہ دو سلام سے پڑھے گا نا کہ ایک سلام سے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلاةَ اللّيلِ والنَّهارِ مثنى مثنى. **ترجمہ**: دن اور رات کی (سنت) نمازیں دو دو رکعت ہیں (یعنی دو دو رکعت پہ سلام پھیرنا ہوگا) [مجموع فتاوی ورسائل فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين 14/288]

- **کیا عصر سے پہلے سنت مؤکدہ ہے؟**

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عصر کی نماز میں سنت مؤکدہ نہیں ہے نا پہلے نا بعد میں، علی الاطلاق عصر سے پہلے سنت پڑھنا مسنون ہے۔ [مجموع فتاوی ورسائل فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين 14/343]

- **جمعہ سے پہلے سنت مؤکدہ:**

شیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: علماء کے صحیح قول کے مطابق جمعہ سے پہلے کوئی سنت مؤکدہ نہیں ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے لئے مشروع ہے کہ (جمعہ کے دن) جب مسجد آئے تو حسب توفیق نفل نمازیں ادا کرے۔[مجموع فتاوى ومقالات 12/386،387]

- **جمعہ کے بعد سنت مؤکدہ:**

أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إذا صلّى أحدُكم الجمعةَ فليُصَلِّ بعدَها أربعًا. **ترجمہ:** جب تم سے کوئی شخص جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت (سنت) پڑھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: مَن كان منكم مصلِّيًا بعدَ الجُمُعةِ، فليصلِّ أربعًا. **ترجمہ:** جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد سنت پڑھنا چاہے وہ چار رکعت (سنت) پڑھے۔[مسلم: 881]

شیخ عبد العزیز ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: جمعہ کے بعد سنت مؤکدہ ہے کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چار رکعت۔[مجموع فتاوی ومقالات متنوعه 13/387]

• سفر میں سنت مؤکدہ کا حکم:

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں فجر کی سنت اور نماز وتر کو دوسری سنتوں کے مقابل مستقل پڑھتے تھے اور اس بات کا کہیں ذکر نہیں ہے کہ آپ ﷺ ان دونوں (سنت فجر اور وتر) کے علاوہ کوئی سنت مؤکدہ سفر میں پڑھتے تھے۔[زاد المعاد 1/315]

شیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفر میں وتر اور سنت فجر کے علاوہ باقی سنن رواتب (سنت مؤکدہ) کو ترک کرنا مشروع ہے۔[فتاوی ومقالات متنوعه 11/390]

• سنن رواتب (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کی جگہ:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِن صَلَاتِكُمْ ولَا تَتّخِذُوهَا قُبُورًا.

ترجمہ: اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل مقبرہ نہ بنالو۔ صحیح مسلم کے الفاظ ہیں: صلُّوا في بيوتِكُم، ولا تتَّخِذوها قُبورًا. **ترجمہ**: اپنے گھروں میں نمازیں پڑھا کرو اسے بالکل قبر نا بناڈالو۔ [بخاری 1187 اور مسلم 777]

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انسان کو چاہیئے کہ اپنی تمام سنن رواتب (سنت مؤکدہ) گھر میں ادا کرے، حتی کہ مکہ اور مدینہ میں بھی افضل یہی ہے کہ سنن رواتب (سنت مؤکدہ) گھر ہی میں ادا کرے سنن رواتب (سنت مؤکدہ) گھر میں ادا کرنا مسجد حرام اور مسجد نبوی میں ادا کرنے سے افضل ہے

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات (اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو انہیں بالکل قبر نا بناؤ) مدینہ میں رہ کے بیان کیا۔ حالانکہ آج کل بیشتر لوگ نفل نماز گھروں کے علاوہ مسجد حرام میں پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور ایسا کرنا ایک قسم کی جہالت ہے۔[شرح رياض الصالحين 3/295]

- **سنن رواتب (سنت مؤکدہ) کا وقت:**

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے فرمایا: نماز سے قبل سنتوں کا وقت نماز کا وقت ہونے سے لے کر نماز شروع ہونے تک ہے اور نماز کے بعد کی سنتوں کا وقت نماز ختم ہونے سے لے کر نماز کا وقت ختم ہونے تک ہے۔[المغنی]

- **سنن رواتب (سنت مؤکدہ) کی قضاء:**

أنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَن نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إذَا ذَكَرَهَا، لا كَفَّارَةَ لَهَا إلَّا ذلكَ.

ترجمہ: اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے اس کو پڑھ لے،اس قضاء کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں۔[بخاری: 597 مسلم: 680]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث فرض، قیام اللیل، وتر اور سنن رواتب سب کے لئے عام ہے۔[مجموع فتاوی ابن تیمیہ 23/90]

- **ممنوعہ اوقات میں سنن رواتب کی قضاء:**

ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار اللہ کے رسول ﷺ کی ظہر کے بعد کی دو رکعت سنت چھوٹ گئی تھی تو آپ ﷺ نے انہیں عصر کے بعد قضاء کیا تھا اور ہمیشہ اسے پڑھنے لگے تھے (اس کے بعد آپ ﷺ ہمیشہ عصر کے بعد دو رکعت سنت پڑھتے تھے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اسے مستقل کرتے تھے، ممنوعہ اوقات میں سنن رواتب کی قضاء آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے لئے عام ہے لیکن ممنوعہ

وقت میں دو رکعت پر ہمیشگی برتنا اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔[زاد المعاد 1/308]

- **فجر کی سنت کے قضاء کرنے کا وقت:**

أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ لمْ يُصلِّ ركعتَيِ الفجرِ، فلْيُصلِّها بعدَ ما تطلُعُ الشمسُ. **ترجمہ:** جو شخص فجر کی دو رکعت سنت نماز فجر سے پہلے نہ پڑھ سکے تو انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔[ترمذی: 423 البانی نے صحیح کیا]

محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے روایت کرتے ہیں: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فوَجَدَنِي أُصَلِّي، فقَالَ: مَهْلًا يا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، قَالَ: فَلَا إِذن.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نکلے اور جماعت کے لیے اقامت کہہ دی گئی، تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر پڑھی، پھر نبی اکرم

ﷺ پلٹے تو مجھے دیکھا کہ میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ (پڑھنے جا رہے ہو؟) میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں نے فجر کی دونوں سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب کوئی حرج نہیں۔ اور ابوداؤد میں یہ لفظ ہے "**فسكت رسول الله ﷺ**" **ترجمہ**: تو اللہ کے رسول ﷺ خاموش ہو گئے۔ [ترمذی: 422، ابو داؤد :1267 البانی نے صحیح کہا]

شیخ محمد ابراہیم فرماتے ہیں: جب کوئی شخص (فجر کے وقت) مسجد میں داخل ہو اور لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے ہوں تو اسے چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے اور نماز ادا کر لے پھر نماز کے فورا بعد فجر کی دو رکعت سنت ادا کر لے لیکن سورج طلوع ہونے کے بعد جب ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے تب ادا

کرنا افضل ہے۔ [مجموعہ فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم 2/259،260]

- **اگر فجر کی نماز جماعت سے چھوٹ جائے تو پہلے سنت پڑھی جائے گی یا فرض؟**

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سنت مؤکدہ فرض سے پہلے ادا کی جائے گی کیونکہ فجر کی سنت فرض سے پہلے ہے، گرچہ نمازی مسجد سے نکل ہی کیوں نا گئے ہوں۔ [مجموع فتاوی ورسائل شیخ محمد بن صالح العثیمین 14/298]

- **سنت کی قضاء میں ترتیب کا لحاظ:**

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی نماز میں پہلے اور بعد دونوں جگہ سنت (مؤکدہ) ہو اور پہلی سنت چھوٹ گئی ہو تو (فرض نماز کے بعد ادا کرنے کی صورت میں) پہلے بعد والی سنت ادا کریں گے پھر پہلے والی سنت کو قضاء کریں گے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا اور امام ظہر کی نماز پڑھا رہا ہے (امام کے ساتھ شامل ہو گیا) اور شروع کی سنت مؤکدہ

چھوٹ گئی تو نماز ختم ہونے کے بعد پہلے بعد کی دو رکعت سنت پڑھے گا پھر پہلے کی چار رکعت قضاء کرے گا۔[شرح ریاض الصالحین 3/283]

• کئی ایک سنن رواتب (سنت مؤکدہ) چھوٹ گئی ہوں تو ان کے قضاء کرنے کا حکم:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: فوت شدہ نمازوں کو سنن رواتب کے ساتھ اور بغیر سنن رواتب کے دونوں طرح سے قضاء کرنا جائز ہے لیکن اگر زیادہ نمازیں چھوٹی ہوں تو بہتر ہے کہ فرائض کے قضاء کرنے پر اقتصار کرے کیونکہ ذمہ داری (فرض نماز) کو ادا کرنے میں جلدی کرنا افضل ہے اسی لئے "جب اللہ کے نبی ﷺ نے خندق کے دن چار نمازوں کو قضاء کیا تو مسلسل چاروں نمازیں ادا کرلیں "اس بات کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ان کے درمیان کوئی سنت نماز ادا کی ہو، ہاں ایک یا دو نمازیں ہوں تو افضل یہ ہے کہ انہیں اسی طرح

قضاء کیا جائے جس طرح اللہ کے نبی ﷺ نے اس دن فجر کی نماز سنت کے ساتھ قضاء کی تھی جس دن آپ ﷺ کی فجر کی نماز چھوٹ گئی تھی۔[شرح العمدة ص238]

- **سنت مؤکدہ، تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کو ایک ساتھ ضم کرنے کا حکم:**

عبد الرحمن بن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص سنت مؤکدہ پڑھنے کے وقت میں مسجد کے اندر داخل ہو اور دو رکعت (سنت) نماز سنت مؤکدہ اور تحیۃ المسجد کی نیت سے ادا کر لے تو دونوں نمازیں (سنت مؤکدہ اور تحیۃ المسجد) ہو جائیں گی اور دونوں کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی اسی طرح اگر تحیۃ الوضو کی بھی ان دونوں کے ساتھ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ نیت کر لے (تو وہ نماز بھی ہو جائے گی اور اس کی فضیلت بھی مل جائے گی)[القواعد والأصول الجامعة ص 75]

- **فجر کی سنت کو چاشت کے وقت قضاء کرنے کی صورت میں فجر کی سنت اور چاشت کی نماز کو ایک ساتھ ضم کرنے کا حکم:**

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی انسان کی فجر کی سنت چھوٹ گئی ہو اور سورج نکل آئے حتی کہ نماز چاشت کا وقت ہو جائے تو ایسی صورت میں فجر کی سنت نماز چاشت کے لئے کافی نہیں ہو گی نا ہی چاشت کی نماز سنت فجر کے لئے کافی ہو گی نا دونوں کو ایک ساتھ ضم کرنا ہی درست ہو گا کیونکہ سنت فجر اور چاشت کی نماز دو مستقل نمازیں ہیں چنانچہ ایک نماز دوسری کے لئے کافی نہیں ہو گی۔ [مجموع فتاوی ورسائل شیخ محمد بن صالح العثیمین 20/13]

- **سنت مؤکدہ اور استخارہ کی نماز کو ایک ساتھ ضم کرنے کا حکم:**

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنْ الْقُرْآنِ يَقُولُ : إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ. **ترجمہ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اپنے تمام

معاملات میں استخارہ کرنے کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ تمہارے سامنے ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھو..... [بخاری: 1162]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: سنت مؤکدہ اور استخارہ کی نیت ایک ساتھ کرلے تو ایک ہی نماز دونوں کے لئے کافی ہوگی ہاں اگر (صرف سنت مؤکدہ کی نیت کرے اور) استخارہ کی نیت نا کرے تو یہ نماز استخارہ کے لئے کافی نہیں ہوگی۔[فتح البارى 11/189]

- **فرض نماز کی اقامت کے بعد سنت مؤکدہ شروع کرنے کا حکم:**

أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **إذا أُقِيمَتِ الصَّلاةُ فلا صَلاةَ إلَّا المَكْتُوبَةُ.** **ترجمہ:** جب فرض نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو اس فرض نماز کے

علاوہ کوئی نماز نہیں۔ [مسلم: 710]

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں صراحت کے ساتھ اقامت کے بعد کوئی نفل نماز شروع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ خواہ وہ فجر کی سنت مؤکدہ یا ظہر عصر وغیرہ کسی بھی نماز کی سنت ہو۔ [المجموع 3/378]

- **اقامت شروع ہونے کے بعد سنت مؤکدہ بیچ میں چھوڑ دینے کا حکم:**

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اقامت ہونے لگے اور کچھ لوگ تحیۃ المسجد یا سنت مؤکدہ پڑھ رہے ہوں تو ایسی صورت میں مشروع ہے کہ اسے چھوڑ دیں اور فرض نماز کے لئے تیار ہو جائیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: إذا أُقِيمَتِ الصَّلاةُ فلا صَلاةَ إلَّا المَكْتُوبَةُ. **ترجمہ**: جب فرض نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو اس فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ [مسلم: 710] لیکن اگر

اُقامت کے وقت سنت پڑھنے والا دوسری رکعت کا رکوع کر چکا ہو تو اسے نماز مکمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نماز ختم ہوگئی ہے اور اب اتنا حصہ ہی بچا ہے جو ایک رکعت سے کم ہے.

[مجموع فتاوى ومقالات متنوعة 11/392،393]

- **اگر معلوم ہو کہ عنقریب اقامت ہونے والی ہے تو کیا کوئی سنت نماز شروع کی جاسکتی ہے؟**

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کہنا مناسب ہوگا کہ: اگر غالب گمان ہو کہ اس نفل نماز کی وجہ سے فرض نماز کا کچھ حصہ چھوٹ جائے گا تو نفل نماز شروع کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ نفل کو ترک کر کے مؤذن کی اقامت کا جواب دینا اور امام کے ساتھ شروع سے نماز میں داخل ہونا اُفضل ہے۔ کیونکہ فرض نماز کی رعایت کرنا (تاکہ ابتداء سے فرض نماز کو پالے) سنت نماز سے بہتر ہے خواہ اس سنت کی قضا ممکن ہو یا نا ہو۔ [شرح العمدة ص 609]

- **سنن رواتب (سنت مؤکدہ) کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا حکم:**

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عام دلائل پر عمل کرتے ہوئے نفل نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس پر ہمیشگی نا برتنا افضل ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے اگر آپ ﷺ ہر نفل کے بعد ایسا کئے ہوتے تو اس کا ذکر (احادیث میں) موجود ہوتا کیونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ کے نبی ﷺ کے تمام اقوال و اعمال کا ذکر کیا ہے چاہے وہ سفر کے ہوں یا حضر کے۔ [ارکان الإسلام ص 171]

- **دو نمازوں کو جمع کرنے کی صورت میں (پہلی نماز کے بعد کی سنت مؤکدہ کب پڑھی جائے گی:**

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (پہلی نماز کے بعد کی سنت مؤکدہ) دونوں نمازوں کے بعد پڑھی جائے گی نا کہ دونوں نمازوں کے بیچ میں اور ظہر کی پہلے والی سنت دونوں نمازوں سے

پہلے پڑھی جائے گی۔ [شرح صحیح مسلم 9/31]

- **(نماز کے بعد وعظ ہو تو) سنت مؤکدہ پڑھیں یا وعظ سنیں:**

لجنہ دائمہ کا فتوی ہے کہ اگر نماز کے بعد مسجد میں وعظ ہو تو ایک مسلمان کو چاہئے کہ (فرض نماز کے بعد) وعظ سنے اس کے بعد سنت مؤکدہ ادا کرے مثلا ظہر مغرب اور عشاء کی نماز میں۔ [فتاوی اللجنه الدائم 7/234]

- **فرض نماز کے بعد کے اذکار سنت مؤکدہ سے پہلے ادا کئے جائیں گے:**

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: اگر مغرب کی نماز کے بعد جنازہ کی نماز پڑھیں تو کیا نماز جنازہ کے فورا بعد (کھڑے کھڑے) ہم سنت مؤکدہ ادا کر لیں یا بیٹھ کے نماز کے بعد کے اذکار مکمل کریں پھر سنت مؤکدہ پڑھیں؟

شیخ کا جواب: اُفضل یہ ہے کہ آپ بیٹھیں اذکار مکمل کریں پھر سنت مؤکدہ ادا کریں یہی مشروع ہے خواہ جنازہ ہو یا جنازہ نا ہو

کیونکہ اذکار و أوراد فرض نماز کے بعد کے ہیں چنانچہ انہیں فرض نماز کے بعد ہی ادا کرنا مسنون ہے۔ اگر اذکار نماز جنازہ کی وجہ سے منقطع ہو جائیں تو جنازہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد بقیہ اذکار کو مکمل کریں پھر سنت مؤکدہ ادا کریں۔ یہ حکم ظہر، مغرب، عشاء ہر نماز کے لئے عام ہے کہ سنت مؤکدہ اذکار کے بعد ہی ادا کئے جائیں گے۔[القول المبین فی معرفۃ ما یھم المصلین ص 471]

- **سنت راتبہ چھوڑ کر مہمان نوازی میں مشغول ہونے کا حکم:**

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بسا اوقات انسان کو کوئی ایسا کام درپیش ہو جاتا ہے جو اصل میں زیادہ اہم نہیں ہوتا ہے لیکن کچھ أسباب کی بنا پر اس کے حق میں اہم ہو جاتا ہے چنانچہ اگر کوئی شخص مہمان نوازی میں مشغول ہو جائے اور اس کی وجہ سے ظہر کی سنت مؤکدہ چھوٹ جائے تو مہمان نوازی میں

مشغول رہنا سنت مؤکدہ سے زیادہ اُفضل ہے۔ [مجموع فتاوی ورسائل شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمه الله 16/176]

• ملازم کا فرض نماز کے بعد سنت مؤکدہ وغیرہ پڑھنے کا حکم:

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ملازم کے لئے فرض نماز کے بعد غیر مؤکدہ سنت پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ ملازمت کے معاہدے کے اعتبار سے وہ وقت اس کا نہیں کسی اور (یعنی مالک) کا ہے ہاں مؤکدہ سنت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عموماً ذمہ دار اس کی اجازت دیتے ہیں۔ [مجموع فتاوی ورسائل شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمه الله 15/32]

• کیا سنت مؤکدہ چھوڑنا فسق ہے؟

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا یہ کہنا درست نہیں کہ سنت مؤکدہ چھوڑنا فسق ہے۔ بلکہ ایسا کہنا غلط ہے کیونکہ سنت مؤکدہ بھی نفلی نماز ہے چنانچہ جس نے فرائض کی پابندی کی اور گناہوں سے بچا رہا وہ فاسق نہیں ہے بلکہ سچا

مؤمن ہے۔ اسی طرح بعض فقہاء کا یہ کہنا کہ سنت مؤکدہ کی پابندی عادل گواہ کے لئے شرط ہے یہ بھی مرجوح قول ہے۔ جو بھی شخص فرائض کی پابندی کرے اور حرام کاموں سے دور رہے وہ عادل اور ثقہ ہے۔ لیکن سنن رواتب (سنت مؤکدہ) اور دوسرے بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لینا اور آگے آگے رہنا کامل مومن کی نشانی ہے۔[مجموع فتاوی ومقالات متنوعه 11/382]

- **فائدہ:**

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دن اور رات میں کل چالیس رکعت نمازیں اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت ہے جسے آپ ﷺ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے سترہ رکعت فرض نمازیں، دس یا بارہ رکعت سنت مؤکدہ گیارہ یا تیرہ رکعت قیام اللیل جن کی مجموعی تعداد تقریبا چالیس رکعت ہے اس کے علاوہ سب غیر مؤکدہ

سنت ہیں چنانچہ ایک شخص کو ان نمازوں کی پابندی تادم وفات کرنی چاہئے اور جو شخص دن اور رات میں چالیس بار دستک دے گا اس کی دعا قبول ہونے اور اس کے لئے دروازہ کھلنے کا زیادہ امکان ہے۔ مددگار صرف اللہ ہے۔[زاد المعاد 1/327]

اسی کے ساتھ کتاب "احکام السنن الرواتب" کی تلخیص مکمل ہوئی۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

حدیث نبوی

آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں سے ان کے اعمال میں سے جس چیز کے بارے میں سب سے پہلے پوچھ تاچھ کی جائے گی وہ نماز ہوگی، ہمارا رب اپنے فرشتوں سے فرمائے گا، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے میرے بندے کی نماز کو دیکھو وہ پوری ہے یا اس میں کوئی کمی ہے؟ اگر پوری ہوگی تو پورا ثواب لکھا جائے گا اور اگر کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: **دیکھو، میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہے؟ اگر نفل ہوگی تو فرمائے گا: میرے بندے کے فرض کو اس کی نفلوں سے پورا کرو،** پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا۔

(أبو داود:865)